بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

دوا بنی شفا بنی غرض جو دار الامان بنی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ... آئی چہادر قادیان بنی

دس روپیہ یا کم اہوار آمد والوں سے

گورنمنٹ پنشن پر ڈیڑھ روپیہ

نمبر ۳۹

مورخہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

جلد ۷

کہ سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دو عظیم الشان نشان

مبارک تھا وہ مسیح ہاں وہ میرا آقا مسیح موعود جس کی زندگی کا ایک ایک دن بلکہ ایک ایک دن بلکہ ایک ایک گھنٹہ اور مجھ سے پوچھو تو ایک ایک منٹ خدا تعالےٰ کے نشانوں سے معمور تھا۔ اس کا دم سا لکھی ہمارے لئے ایک نشان ہے۔ ایک نہیں بلکہ کئی نشانوں کا مجموعہ۔ چنانچہ اس وقت دو سخت مخالفوں پر کاری حربہ چلا تھا۔ ایک تو اپنے منہ مفسد و کذاب بنا اور دوسرے نے اپنی پیشگوئی کے چہرے پر اپنے ہی ہاتھوں سے سیاہ پوڈر مل لیا۔ صدق اللہ ما قال۔ یخربون بیوتھم بایدیھم ویوم یعض الظالم علی یدیہ مگر سخت جانی یا لعبارت دیگر بے شرمی کی بلا دور۔ ابھی کچھ حرکت مذبوحی باقی تھی اس لئے خدا تعالےٰ نے ایک نہیں ناکامی کے زہر میں بجھے ہوئے دو خنجر چلائے تا پھر باطل ہمیشہ کے لئے سر نہ اٹھا سکے اللھم ایّد الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل ان میں سے ایک تو اس پیشگوئی کا ایک خوفناک رنگ میں پورا ہونا ہے جو ۶ اگست ۱۹۰۷ء کے بدر میں درج ہے۔ دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائینگے۔ (۲) صحن میں ندیاں چلینگی اور سخت زلزلے آئینگے پھر دیکھو الندار کا تاٹیلپیچ

الندا من وحی السمار

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
زلزلے سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولا کریم
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے

جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

خدا تعالےٰ کے ان الفاظ کو مدنظر رکھ کر حیدر آباد۔ دکن کی تباہی کی مفصل کیفیت پڑھئے جو اخباروں میں چھپی ہے۔ اور جس کا مختصر اقتباس یہاں دیا جاتا ہے۔

حیدر آباد دکن کی تباہی: — اللہ اکبر! حیدر آباد دکن میں موسیٰ ندی ایک مختصر سی ندی جس کو برساتی نالہ سے بڑھ کر نہ کہنا چاہیئے۔ اس کی طغیانی نے کیسی محشر خیز تباہی پھیلی۔ جو غضب الٰہی کا ایک نمونہ معلوم ہوتا ہے۔ وہاں بارہ دن مسلسل بارش ہونے سے ندی کا بند ٹوٹ گیا۔ اور پل بہ گئے۔ محلہ افضل گنج اور ریزیڈنسی بازار بالکل مسمار ہو گئے۔ سر سالار جنگ مرحوم کا نصف محل منہدم ہو گیا ریزیڈنسی کی پختہ فصیل بہ گئی سینکڑوں مکان خس و خاشاک کی طرح بہ گئیں۔ اور یہ سب ہنگامۂ محشر ایک ہی دن میں برپا ہوا۔ کیونکہ دوشنبہ کو ۳۶ گھنٹہ کے اندر پورے پندرہ انچ بارش ہو چکی تھی۔ ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں ایک ہسپتال معہ مریضوں کے بہ گیا پولیس کے ایک ہزار آدمیوں کا پتہ نہیں حیدر آباد سکندر آباد ریلوے کا سلسلہ اور شہر کا ٹیلیفون ٹوٹ گیا۔ نواب افسر الدولہ ڈوبنے سے بال بال بچے یہاں تک جس قدر خبریں آئیں ان سے دس ہزار جانوں کے نقصان کا اندازہ ظاہر ہوا ہے۔ لیکن حقیقت حال خدا ہی کو معلوم ہے ۱۹۰۵ء کا خوفناک زلزلہ کا تذکرہ ابھی لوگوں کو بھولا نہ ہوگا جہاں چشم زدن میں پچاس ہزار جانیں تلف ہوئیں تھیں مگر یہ اندازہ عرصہ کے بعد محقق ہو سکا تھا ویسے ہی حیدر آباد کی افسوسناک تباہی بھی معلوم نہیں اپنی تہ میں کیسی المناک حقیقت مخفی رکھتی ہو۔ خداوند کریم اپنا فضل و کرم ہی رکھے۔ (وطن)

ادھر دوسرے اکناف عالم میں ڈیرہ غازیخان ضلع لائل پور۔ شور کوٹ وغیرہ کی تباہی بلکہ ہندوستان کے باہر کی خبریں ملاحظہ ہوں تو اس وقت ایک مومن پر جو حالت طاری ہوتی ہے وہ یوں بیان کی گئی ہے۔

باقی رہے کافر سو وہ ابتدا ہی سے قد مس آبائنا الضراء والسراء کہتے چلے آئے ہیں مگر وہ دیکھیں کہ یہ تباہی معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہے۔

دوم پیر منظور محمد صاحب کی بیوی محمدی بیگم غفر اللہ لہا کا انتقال ہے جو ۹ اکتوبر صبح کے وقت ہوا۔ آپ نے ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء کا بدر دیکھئے حٰم تلک آیات الکتاب المبین کی نسبت فرمایا۔ کہ بیمار کا نام بطور اختصار ہے (محمدی بیگم) اور پھر فرمایا کہ وہ بیمار بہت چیخیں مارتا ہے یہ بھی ہم نے سنا کہ بعینہ یہی حالت تھی آخر وہی ہوا جو میرے سید و مولےٰ مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجنے والا مولیٰ فرما چکا ہے وہ یہ کہ (۳) ماتم کدہ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپ کر شایع کیا گیا۔

اچھے ہو جائینگے یہ بیمار فوت ہو جائیگا پھر چونکہ سل کا مرض ایک متعدی مرض ہے اس لیے بشارت کے طور پر فرمایا کہ انی احافظ

کل من فی الدار من ھذہ المرض الذی

ھو ساری۔ پھر کچھ دوائیں بتائی گئیں۔ تاکہ زندگی کے باقی ماندہ دن زیادہ تکلیف میں نہ گزریں۔ اور سب الہام امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ بلکہ "دوبارہ زندگی" عطا ہوئی۔ گو "زندگی منسوخ شدہ تھی"۔

کون ہے سوائے اُس عالم الغیب ذات کے جو آئندہ پیش آنے والے واقعات کو اس صفائی سے چھ ماہ قبل بتا سکے اور حق کے دشمن کے سوا کون ایسا ہو سکتا ہے۔ جو اس پیشگوئی کو جو اپنے اقتداری دعاوی کے ساتھ پوری ہوئی۔ جھٹلائے ہاں اس کے متعلق ایک اور بات بھی ہے۔ وہ یہ کہ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ منظور محمد کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام "عالم کباب" ہوگا اور اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک دُنیا پر ایک سخت تباہی آئیگی"۔ اب جب کہ منظور محمد کی بیوی مرچکی ہے تو وہ پیشگوئی کہاں گئی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس تحریر کی بنا ۲ فروری ۱۹۰۶ء کے مکاشفہ پر ہے جہاں یہ لکھا کہ "دیکھا منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے"۔ پھر فرمایا کہ "کئی آدمیوں کے

واسطے دعا کی جاتی ہے۔ معلوم نہیں

کہ منظور محمد کے لفظ سے کس

کی طرف اشارہ ہے۔

پس دراصل یہ یقینی بات نہ تھی۔ کہ وہ منظور محمد کون ہے۔ اگر خدا کے علم میں زلزلہ مقدر ہے۔ تو جو محمد کا منظور ہوگا۔ اُس کے گھر میں جو محمدی بیگم ہوگی۔ اُس کے بطن سے یہ لڑکا پیدا ہوگا اور یہ لڑکا بھی کوئی معمولی لڑکا نہیں اس کے دس نام ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہی موعود لڑکا ہو۔ جو قدرت ثانی ہو کر ظاہر ہونے والا ہے۔ پیشگوئی جب تک پوری نہ ہو۔ اس کا حال حاملہ کے بطن کی طرح ہے۔ نہیں کہ سکتے کہ اس میں کیا ہے۔ اور اگر [illegible] ہے کہ خدا کے علم میں بھی یہی منظور محمد مراد ہے۔ تو پھر جب ہم کے رہنے والے سُن رکھیں۔ ہمارا خدا قادر خدا ہے۔ اور اُس کی

شان ہے۔ یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت پس اس کی حکمت بالغہ نے جب زلزلہ کو منسوخ کر دیا۔ تو زلزلہ کی شرائط کو بھی محو کر دیا۔ اور اس نسخ کا علم ہمیں الہام ماتم کدہ سے ہوتا ہے۔ فالحمد للّٰہ رب العالمین۔

اے منکرو! تم خدا کا شکر کرو۔ کہ عذاب الٰہی تم سے ٹل گیا۔ کیا تم اپنی تباہی ہی چاہتے تھے۔ افسوس ہے تمہاری عقلوں پر۔ تمہیں تو چاہیئے کہ اس رحمۃ للعالمین مسیح موعود کے خلیفے کے قدموں کو بوسہ دو۔ جس کی دعائیں ابر رحمت بن کر تم پر برسیں توبہ کرو۔ اور یہ شوخیاں چھوڑ دو۔ ابھی خدا کا غضب کلی طور سے دُنیا پر سے نہیں اُٹھا۔

"طاعون چلا گیا (یا کم ہو گیا) پر بخار باقی ہے"

کیسا بخار عالمگیر بخار جس سے ایک دُنیا بول اُٹھی۔ "ایک اور قیامت برپا ہوئی"۔

طاعون کے عذاب میں یکدم تغیر ضروری تھا۔ تا معلوم ہو۔ کہ ان اجرام کی نوعوں کا تعلق اسی جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء سے تھا۔ اور پھر آئے دن کوئی نہ کوئی نشان ظاہر ہو کر باطل کے سر پر سے چپتے رہنا بھی ضرور تھا۔ تا ثابت ہوا۔ کہ غلام محمد کو بروز محمد و احمد بنا کر بھیجنے والا خدا اُس کے متبعین کے ساتھ ہے۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ ایسی چند ایک پیشگوئیاں اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اس سے مامور من اللّٰہ کی صداقت پر کچھ اثر نہیں پڑ سکتا۔

کیونکہ آیات میں متشابہات کا ہونا ضروری ہے۔ تا حد عبودیت قائم رہے اور ایمان بالغیب کا اجر ضایع نہ ہو۔ اور دین نااہلوں کے پاس نہ چلا جائے بلکہ ایسی باتوں سے تمحیص ہو جاتی ہے۔ یہ بھی مخفی نہ رہے۔ کہ بعض وقت مخاطب سے اس کا مثیل مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ ممکن ہے کہ محمدی بیگم کی اولاد کی اولاد سے یہ پیشگوئی پوری ہو۔ اور اس کی مثالیں منہاج نبوت میں موجود ہیں۔ اور عبدالحکیم کی پیشگوئی اگر اس کے متعلق کوئی ہے۔ تو اس کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ وہ مسیح کی پیشگوئی "ماتم کدہ" کے بعد شایع کی گئی۔

اور پھر ایک دو روپوں کا مالک ہو کر کوئی اُس کے مقابلہ میں دولتمند نہیں کہلا سکتا۔ جیسے ہزاروں نشان دیئے گئے ہیں +

"کچھ اور دیکھ لیتے" +

(ٹوٹے ہوئے دل کی ٹوٹی ہوئی نظم)

۱۔ وہ چہرہ مستور کچھ اور دیکھ لیتے
وہ دستان ودلبر کچھ اور دیکھ لیتے
۲۔ ہوا عشق جب کی تاب اور فرع اسما پر
اُس خلق کا مل تر کچھ اور دیکھ لیتے
۳۔ کیا کاٹ تھی غضب کی۔ دُشمن کی صف اُلٹ دی
تیغ ہی کے جوہر۔ کچھ اور دیکھ لیتے
۴۔ وہ ظہر وعصر آکر۔ کچھ دیر بیٹھ جانا
وہ جلوہ مکرر۔ کچھ اور دیکھ لیتے
۵۔ ہر روز ہو میسر۔ دیدار روئے انور
یہ خوبیٔ مقدر۔ کچھ اور دیکھ لیتے
۶۔ خوشبو پہنچتی جن کی ہے مشام جاں تک
وہ گیسوئے معنبر۔ کچھ اور دیکھ لیتے
۷۔ وہ حسن مجتبائی۔ وہ خلق مصطفائی
وہ شان رب اکبر۔ کچھ اور دیکھ لیتے
۸۔ وہ لطف مہربانی۔ وہ ذوق قدردانی
وہ دلدہی مضطر۔ کچھ اور دیکھ لیتے
۹۔ جسنے پلائی اکمل بھر بھر کے جام وحدت
وہ معرفت کا کوثر۔ کچھ اور دیکھ لیتے

اکمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ تعالی کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گذشتہ اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ اسمیں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مدنظر رکھ کر حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں۔ یا اُن تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہو جاتا ہے اور یا اُسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے لیکن بعض دوستوں نے

یہ رائے دی ہے

کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو۔ اُسکے بعد تقریری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں۔ یہ بھی ہم کر سکتے ہیں لیکن اخبار میں بمشکل دو صفحات درج ہو سکیں گے۔ اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا ناظرین اپنی قیمتی رائوں سے مطلع فرماویں

ایڈیٹر

اِنْ سِیْمَ خَسْفًا وَجْھُہٗ تَرْبَدَّا

اگر زمین کے دھنس جانیسے وہ لوگ مغلوب ہوں تو انکا چہرہ متغیر ہو

ھُمْ بَیَّتُوْنَا بِالْوَتِیْرِ ھُجَّدًا

انہوں نے ہم لوگوں پر سوتے ہیں تیر پر شبخون مارا

وَقَتَلُوْنَا رُکَّعًا وَّ سُجَّدًا

اور ان لوگوں نے ہمکو رکوع اور سجدہ میں مار دیا

وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتُ اَدْعُوْ اَحَدًا

اور انہوں نے جانا کہ ہم کسیکو نہیں بلا سکتے

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیوں کے طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف سازش کرنا اور انکو اسطرح قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا۔ ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نُصِرْتَ یَا عَمْرُو بْنَ سَالِمٍ

اُدھر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے اور ابو سفیان نے اپنے رئیس کو اس بد فعالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کیواسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابو سفیان کو یقین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی خبر ابتک نہیں ہوئی۔ اس خیال پر اس نے اپنے دل میں ایک چالاکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود تھا۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑہا دی جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بدعہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے۔ اور خزاعہ کے مقابلے میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی آپنے ابو سفیان کو جواب دیا کہ کیا تمنے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہیں ہوا۔ کیا ہم ایسے ہیں کہ عہد توڑ ڈالیں گے۔ تب آپنے فرمایا الحال سابق عہد و پیمان ہی کو رہنے دو۔ آخر ابو سفیان واپس مکہ کو چلا گیا ابو سفیان کے جانیکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خونبہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا کر سکتے ہیں۔ اور اس نصرت الہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام اور سچے اسلام کی ہمیشہ حامی اور مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور انکی بد اعمالی۔ اور خزاعہ قوم کا بدلہ لینے کے لئے آپنے مکہ پر چڑہائی کی۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا اور اس حملے میں وہ اخلاق اور نرمی شریعت کی آپنے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔ فرمایا۔ جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں گھس جائی اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان۔ غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر جبر مسلمان نہ کیا گیا۔

سورۃ الحجرات

رکوع ...... اول

ترتیب۔ اوپر کی سورہ میں مومنوں اور منافقوں کے نشانات بتلائے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں رسول صلعم کے آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آیت ۱ اَیُّھَا تنبیہ کا لفظ ہے جسکے معنی ہیں سنو جی۔ لَا تُقَدِّمُوْا۔ مقابلہ نکرو اللہ اور رسول کے حکم کو بلا حجت اور حیلہ مان لو اُسکے بالمقابل کسی دوسری شے کی پرواہ نکرو۔ مومن کو چاہیئے کہ کسی کام میں حد سے نہ بڑہے مثلاً آج کل لوگ انگریزی لباس میں ایسا بڑہتے ہیں کہ انمیں اور ایک یورپین عیسائی میں کوئی فرق نہ رہکر مسلمانوں کے سلام علیکم سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی شریعت کے کاموں میں بھی اسقدر تحقیق اور چھان بین کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے کہ توہمات تک بات پہنچ جائے اور جس حد کو اللہ اور اُسکے رسول نے قائم کیا ہے اُس سے انسان آگے نکل جائی

آیت ۲ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ۔ اپنی تحقیقات کو رسول کی تحقیقات پر ترجیح ندو ایسا نہو کہ تمہارے اعمال کھوئے جائیں۔

آیت ۳ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ امتحان کا لفظ اصل میں محنت سے نکلا ہے یعنی محنت کا جانچنا کہ کسقدر محنت کسی نے کی ہے۔

آیت ۷ لَعَنِتُّمْ۔ تمہیں تکلیف ہو۔ تمہاری رائی ہمیشہ صائب نہیں ہوتی۔ نبی جو کام کرتا ہے وہ منشائے ایزدی کے مطابق ہوتا ہے اگر نبی تمہارے کہنے پر ہمیشہ چلنے لگے تو خود تمہارے واسطے اسکا نتیجہ اچھا نہو۔

آیت ۹ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰہِ۔

یہانتک کہ رجوع کرے طرف امر اللہ کے - باغی اگر رجوع کرے اور بغاوت سے باز آجائے تو اسے معاف کر دینا چاہیئے -

رکوع دوم

آیت ع۱ لَا یَسْخَرْ - کسی کی تحقیر نہیں کرنا چاہیے، کافر کو بھی نظر حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیئے - ممکن ہے کہ خدا تعالی کسی وقت اُسے مومن بن جانیکی توفیق عطا فرما دے - غریب کی بھی حقارت نہیں چاہیئے بہت سے غریب امیر بھی ہو جاتے ہیں - صوفیا نے سالک کو نوجوانوں کی مجلس سے اسی واسطے ڈرایا ہے - کہ ان مجالس میں دوسروں کی تحقیر کی بہت مشق کیجاتی ہے - بعض بزرگ صحابی مثلاً زبیر - صہیب سب غلام تھے عبد الملک کے زمانہ میں جتنے فقیہ ہوئے سب پہلے غلام تھے - بخاری علیہ الرحمۃ کے والد بھی غلام تھے - حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ؛ ز خاک مکہ ابو جہل ایں چہ بوالعجبی است - ٹھٹھا کرنا ایک روحانی بیماری ہے، جس میں ہو اُسے چاہیئے کہ جلد اسکے علاج کیطرف متوجہ ہو جائے - لَا تَلْمِزُوْا مت طعنہ دو -

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ - بُرا نام رکھنے والا فاسق ہوتا ہے - ایسا نہ ہو کہ بُرے نام رکھکے تم بھی فاسقوں میں داخل ہو جاؤ -

ع۲ اِجْتَنِبُوْا - پرہیز کرو - ظن سے مراد بدظنی ہے بہت سی بدظنیاں انسان کو گناہ گار کر دیتی ہیں - پہلے انسان کسی کے حق میں بدگمانی کرتا ہے - پھر اُسکی بدیاں تلاش کرنے لگتا ہے - ہر ایک برا مذہب سوء ظن سے ہی پیدا ہوتا ہے - روافض نے تمام صحابہ پر بدظنی کی - خارجیوں نے حضرت علیؓ پر بدظنی کی آریوں اور عیسائیوں نے خدا پر بدظنی کہ وہ کسی کے گناہ نہیں بخش سکتا -

ع۴ اَسْلَمْنَا - فرمانبردار ہو گئے -

لات - یلوت } نقص کرنا
لات یلیت }

ع۵ جَاهَدُوْا - اپنے اعمال سے اپنا ایمان دکھاتے ہیں - نہ کہ صرف اقوال سے -

ع۶ اَتُعَلِّمُوْنَ - کیا تم جتلاتے ہو - احسان ظاہر کرتے ہو -

سورہ قٓ

رکوع اول

آیت ع۱ قٓ - قف - ٹھیرو - غور کرو

قٓ - قادر خدا - قیامت کے ثبوت کیواسطے - قادر خدا اور قرآن شریف دو چیزیں بطور دلیل کے پیش کی گئی ہیں -

وَالْقُرْاٰنِ - قرآن کی قسم ہے - خود اس قرآن کو پڑھکر دیکھو - خود یہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے -

آیت ع۴

قَدْ عَلِمْنَا - تمہارے جو اجزا کم ہو جاتے ہیں وہ سب ہمارے پاس محفوظ ہیں -

آیت ع۵

اَمْرٍ مَّرِيْجٍ - جس بات پر کسیکو قرار نہو مضطرب - وبے قرار - یہی حال غیر مسلمین کا ہے - وہ اپنے پاس حق الیقین نہیں رکھتے فقط قیاسات ہیں -

آیت ع۶

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْا - آسمان کیطرف اشارہ کرکے فرماتا ہے کہ اسیطرف دیکھو کیا عظیم الشان کارخانہ ہے - کیا اس نظام کا مالک قادر نہیں کہ تمکو پھر پیدا کرے - اچھا اگر وہ نہیں دیکھ سکتے تو ع۷ وَالْاَرْضَ زمین کو دیکھو جو اجرام فلکی کے مقابلہ میں ذرا سی ہے پھر بھی اسکے عجائبات پر تم احاطہ نہیں کر سکتے - فُرُوْجٍ - نقص کمزوری

ع۷

زَوْجٍ - نر اور مادہ

ع۸

تَبْصِرَةً - دائمی نشان - بھولی بات کو یاد دلانیوالی - بینائی دینے والی شے -

ع۱۰

نَضِيْدٌ - پکے ہوئے -

ع۱۲

اَصْحٰبُ الرَّسِّ - کنوئیں والے - زمین میں ایک لمبا گڑہا کھود کر اس میں آگ جلا کر مومنوں کو اسکے اندر گاڑ دیتے تھے

رکوع دوم

آیت ع۱

خَلَقْنَا - اللہ تعالی فرماتا ہے کہ انسان کا پیدا کنندہ جب میں ہوں تو اسکے ذرہ ذرہ کا مالک اور اسکے ارادوں کا اور خیالوں کا واقف بھی میں ہوں نَحْنُ - ہم جانتے ہیں - جہاں اللہ تعالی جمع کا صیغہ بولتا ہے کہ ہم جانتے ہیں - وہاں مراد اللہ تعالی کے ساتھ ملائک اور عباد مکرمون ہوتے ہیں - حَبْلِ الْوَرِيْدِ - خون - کیونکہ رگوں میں رسی کیطرح پھرتا ہے -

ع۲ مُتَلَقِّيَانِ - دو ملنے والے دو محرک ایک نیکی کا ایک بدی کا -

ع۳ رَقِيْبٌ - نگراں - بات کو لینے کے لئے منتظر بیٹھا ہوا ہے -

ع۴ تَحِيْدُ - الگ ہوتا تھا -

ع۶ سَآئِقٌ - چلانے والا -

ع۸ قَرِيْنُهٗ - وہ فرشتہ جو اعمال کو لکھتا تھا

ع۹ اَلْقِيَا - تاکید کیواسطے دو دفعہ - ڈالدے ڈالدے -

ع۱۰ مُرِيْبٍ - شک و شبہ کرنے والا

ع۱۲ مَآ اَطْغَيْتُهٗ - یعنی اُسکو حد بندی سے باہر نہیں نکالا -

رکوع سوم

آیت ع۱ جَهَنَّمَ - نبی کریمؐ نے تپ کو بھی جہنم کا ایک شعلہ قرار دیا ہے - آتشک اور سوزاک کے لفظ ہی خود ظاہر کرتے ہیں کہ یہ جہنم کا نمونہ ہیں - حدیث شریف میں آیا ہے کہ غضب بھی جہنم کی آگ کا ایک شعلہ ہے -

ع۳ اَوَّابٍ - کا لفظ اوب سے نکلا ہے - اسمیں سے توبہ کا لفظ نکلا ہے - جسکے معنی ہیں رجوع الی اللہ کرنا - حَفِيْظٍ - استقلال کرنیوالا

ع۴ مُنِيْبٍ - جھکنے والا عجز کیساتھ توجہ کرنے والا -

ع۶ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ - دیدار الہی -

ع۷ قَرْنٍ - قومیں - نَقَّبُوْا ۱ - پہاڑوں کو کھود کر گھر بناتے ۲ - سرد ملکوں میں موسم گرما گذارتے ۳ - دور دراز ملکوں میں چلے جاتے ۴ - امیر ہو گئے - نقاب پہن لیا - ہر شخص اُسکی ملاقات نہیں ہو سکتی - م

کلام امیر المومنین

(مرتبہ جناب عرب صاحب)

آج میں نے اور سید طفیل حسین و بابو غلام محمد اسسٹنٹ سرجن کلاس میڈیکل کالج لاہور نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی بیعت کے پہلے آپنے یوں خطاب کیا کہ بیعت کے معنے ہیں غلام ہو جانیکے اور یورپ والے کہتے ہیں کہ غلامی بری چیز ہے۔ اور انسان آزاد پیدا ہوا ہے میرے ایک پیر عبد الغنی صاحب مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں دور دور کے لوگ آپکے مرید ہوتے ہیں مصر کے شام کے مغرب کے روس کے میں بھی انکے ہاں جایا کرتا تھا مگر میں خیال کرتا تھا کہ بیعت سے کیا فایدہ نیکی بدی سب کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں اور میں فارغ التحصیل ہو چکا تھا۔

اس لئے مبایعین کی کثرت دیکھ کر تعجب کیا کرتا تھا آخر ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ چلو بیعت کر لو اگر فایدہ نہ دیکھا تو انکار کر دینگے میں ان کے مکان پر گیا مگر میری شرافت نے اجازت نہ دی کہ میں اقرار کر کے پھر جاؤں آخر میں یوں ہی واپس آ گیا۔

کچھ عرصہ کے بعد میرے دل نے فتوے دیا کہ بیعت کر لو جب میں شاہ صاحب کے مکان پر گیا تو میں نے کہا کہ اگر میں نے آپ کی بیعت کر لی تو مجھے کیا فایدہ ہوگا آپ نے فرمایا شنیدہ کے بود مانند دیدہ شود و سمعی کشفی گردد اور آپ نے فرمایا کہ بیعت کے وقت کوئی شرط بھی کرنی جایز ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں آ اسئلك موافقتك فی الجنۃ۔ واعینونی بکثرۃ السجود بھی آیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اگر اصول اسلام سیکھنے ہوں تو چھ مہینہ رہنا ہوگا اگر فروعات سیکھنے ہوں تو ایک سال۔ آخر میں رہا۔ خدا تعالے نے مجھ پر بڑے انعامات کئے۔

میں نے چار وظیفے تجربہ کئے ہیں استغفار جس کے معنے ہیں پچھلی غلطیوں کے بد نتایج سے اور آیندہ غلطیوں سے لاحول (خدا کی پناہ میں آنا)۔

الحمد شریف پڑھنا رب العالمین بتدریج ترقی دینے والا رحمان کہتے ہیں بلا مبادلہ فضل کرنے والیکو۔ رحیم بالمبادلہ رحم کرنے والے کو جزا۔ سزا بھی بعض وقت دیتا ہے مگر یعفو عن کثیر بھی آیا تم ڈاکٹری میں پڑھتے ہو دیکھو سفلس۔ گنوریا اکثر بدکاری سے ہو جاتا ہے فرمانبرداری بڑی عمدہ چیز ہے یہی راہ انبیاء شہداء صالحین کی ہے علم پڑھ کر عمل نہ کرنے اور بے وجہ بغض رکھنے سے انسان مغضوب ہو جاتا ہے۔ جیسے یہود۔ ضالین بے جا محبت سے انسان ضالین میں سے ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ ایک بزرگ نے لکھا دع ما ادعتہ نصاری نبیہم ضالین سے مراد عیسائی ہیں انہوں نے بے جا محبت سے مسیح علیہ السلام کو خدا بنا دیا اور تراجم کرنیوالوں کے خیالات کو کلام خدا۔ اس لئے سچے علوم ان کے پاس نہیں رہے۔ ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا۔ ایک عیسائی مسلمان کے کالج میں مدتوں تک رہا۔

ایک شخص نے اس سے دریافت کیا کہ آپ تو بڑے عالم ہیں بھلا یہ تبائیں کہ تین ۳ خدا ایک کے ہو سکتے ہیں اور ایک تین ۳ کیسے۔ اس نے کہا کہ ایشیائی دماغ تثلیث کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اس نے کہا کہ مسیح یورپین تو نہ تھا بلکہ وہ تو ایشائی تھا۔ لاجواب ہو کر ہنس کے ٹالدیا قالوا اتخذ اللہ ولدا ما لہم بہ من علم ولا لآبائهم۔ الحمد کثرت سے پڑھنی چاہیئے اس سے مذاہب باطلہ کا ابطال ہوتا ہے۔

چوتھا وظیفہ درود شریف ہے

دیکھو نبی کریم نے ہمارے لئے کیسی مشکلات اٹھائیں ان کے کس قدر احسانات ہیں ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ان کے احسانوں کو یاد کر کے درود شریف پڑھا کرو۔ درود درو سے نکلا ہے ان وظائف کے لئے وقت کا معین کرنا میرے نزدیک بدعت ہے جب موقع ملے پڑھے

ایک دفعہ مجھے بھانڈوں کا تماشہ دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے دیکھا کہ بیٹا باپ کو جوتے مارتا ہے میں نے اسی وقت نبی کریم پر درود پڑھنا شروع کر دیا کہ اگر آپ کی تعلیم پاک کا اثر ہم پر نہ ہوتا تو ہماری بھی ایسی کیفیت ہوتی۔ میں نے عیسائیوں وغیرہ سے مباحثات کئے ہیں کفارہ کے مسئلہ میں ان کا دل ملامت کرتا ہے۔

خدا کا فضل ہے مسلمان کبھی شرمندہ نہیں ہوتا۔ ایک پادری گارڈن نام میرے مکان پر آیا کرتا تھا ایک دن انجیل کی تعلیم کی خوبیاں بیان کرنے لگا میں نے کہا تمہارا مذہب ایسا نہیں ہے کہ بلند میناروں پر چڑھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں۔ تمہارے ہاں تو صرف گھنٹہ بجتا ہے۔

کیا تم باواز بلند کہہ سکتے ہو کہ خدا تین ۳ ہیں اور تین ۳ ایک ہوتا ہے اور خدا پھانسی پر لٹکایا گیا۔ یا اور کوئی مذہب اپنے اصولوں کو آواز بلند دنیا کو سنا سکتا ہے۔ کیا آریہ کہہ سکتے ہیں نیوگ بڑی عمدہ چیز ہے۔ ایک راجہ نے مجھے کہا مولوی صاحب مذہب کا بڑا جھگڑا ہے میں نے کہا کہ حضور بڑے بڑے مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں مذہب کا بھی فیصلہ کریں۔ اس نے کہا کہ مولوی صاحب مذہب وہ سچا جو پرانا ہو مذہب اسلام تو تیرہ سو ۱۳۰۰ برس سے ہے میں نے کہا کہ ہمارے نبی کا حکم ہے فبهداهم اقتده میں نے کہا رام چندر جی کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا دُرگی میں نے کہا درگہ کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ برہما کی میں نے کہا کہ برہما کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ ایشور کی میں نے کہا کہ بس حضور توحید ہی ہوئی نہ اور توحید ہی مذہب اسلام . . . سکھاتا ہے جو جوانی میں خدا کی عبادت کرتا ہے خدا اس کو عرش عظیم کے نیچے جگہ دیگا۔

مسئلہ دعا فرمایا کہ قرآن کریم کی ابتدا بھی دعا سے ہوئی اور انتہا بھی دعا پر تمام انبیاء کا مسئلہ دعا پر اتفاق ہے اول آدم نے بھی دعا کی تھی ربنا ظلمنا انفسنا اور آخر آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ۱۰۰ امتی امتی . . . ہی کی دعا کی نماز میں ایک بزرگ کے نزدیک اللهم انی اعوذ بك من العجز والكسل کی دعا بھی واجب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب۔

عجز کے معنی ہیں سامان کا بہم نہ پہنچانا اور کسل کے معنے ہیں مہیا شدہ اسباب سے فایدہ نہ لیں ایک علی گڑھ کالج کا طالب علم بیٹھا ہوا تھا اس کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ کی طرف غفلت کی بہت تیز ہوا چل رہی ہے اس کے بعد ہم نے بیعت کی جس میں پچھلے گناہوں سے توبہ اور آیندہ بہتان بدنظری سے بچنے اور آپس میں محبت ہمدردی پھیلانے اور شرع کے مطابق چلنے کا عہد لیا۔

ایک معزز دوست کی شکایت کا جواب

اس قاعدہ کے سبب کہ آیندہ صرف ان احباب کی خدمت میں اخبار جایا کرے گا جن کی قیمت پیشگی وصول ہو گی ایک بزرگ دوست نے جنکی طرف قیمت قریب دو سال کی بقایا ہے شکایت کرتے ہوئے لکھا کہ دل تو چاہتا تھا کہ جواب لکھدوں دو ہزار دفعہ بند کر دیجئے گر احترام اور ادب ایسا لکھنے نہیں دیتا میں بدر کا عاشق ہوں۔ آپ نہ دینگے تو خود ہی میرے پاس آجائیگا۔ اس پر جو معذرت نامہ ان کی خدمت میں لکھا گیا ہے اُس کا اقتباس میں درج اخبار کر دیتا ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ کسی اور مکرم دوست کو بھی ایسی ہی شکایت پیدا ہوئی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

برادرم مکرم منشی صاحب

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپکا عنایت نامہ ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیمتوں کی وصولی کے سبب دفتر سے جو کارڈ روانہ ہوئے ہیں ان میں سے ایک آپکی خدمت میں بھی گیا ہے جس پر ناراض ہو کر آپ نے یہ خط لکھا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ کا کوئی حکم نامہ اس قسم کا نہیں آیا کہ ستمبر میں آپ کے نام وی پی نہ کیا جاوے۔ ورنہ اس کی تعمیل ضرور ہوتی۔ اللہ تعالےٰ آپ کی بیماری تندرستی سے بدل دے۔ ....

...... آپ دانا آدمی ہیں۔ بدر کے حالات اور اُس کے فنڈ سے بھی ایک حد تک آگاہ ہیں۔ اگر قیمتیں وصول نہ ہوں تو اخبار کیوں کر چل سکتا ہے بدر کے پاس کوئی فنڈ ریزرو یعنی جمع نہیں کہ اس میں تین چار سو روپے ماہوار کا خرچ چلایا جاوے۔ اگر ایسا ہوتا تو خواہ کوئی دوست چار سال تک قیمت نہ دیتا حرج نہ تھا۔ کیونکہ آپ جیسے بزرگ دوست مدہ تو ہو نہیں سکتے۔ اگر ہوں گے تو دیر میں دینے والے ہوں گے۔ لیکن یہاں مشکل تو یہ ہے کہ انہیں قیمتوں کے ذریعہ سے اخبار چلتا ہے۔ جب باہر سے روپیہ آتا ہے تو وہی ملازموں کو تنخواہ میں تقسیم ہوتا ہے۔ اُس سے کاغذ خرید کیا جاتا ہے۔ اسی سے ہفتہ وار عنہ روپے کے ٹکٹ خرید کئے جاتے ہیں۔ ....

.... آپ خود قانون دان ہیں۔ قانون کے محرک اول تو ہمیشہ مجرم ہوتے ہیں مگر جب قانون بن جاتا ہے تو اُس کا اثر سب پر پڑتا ہے۔ دنیا میں ایسی دیانتدار اور شریف طبیعتیں موجود ہیں کہ وہ کبھی سرکاری ریل پر بغیر کرایہ ادا کئے سوار نہ ہونگی لیکن بڑے سے بڑا معتبر آدمی بھی بغیر ٹکٹ دکھلائے ریل پر چڑھ نہیں سکتا۔ جب قانون بن گیا تو سب کے لئے عام ہو گیا۔ نا دہندگان قیمت کے واسطے کم از کم بھی ایک ہزار کا نقصان ہم اٹھا چکے ہیں لاچار ہیں قاعدہ بنانا پڑا کہ آیندہ قیمت پیشگی لے کر اخبار جاری رہیگا۔ میں جانتا ہوں کہ ایسے بہت سے شریف دوست ہیں جنکے کئی سال قیمت نہ آوے تو کوئی خطرے کی بات نہیں اور انہیں میں آپ بھی ہیں لیکن جب کسی قاعدہ کو بنا کر اس میں ڈھیلیں دی جاویں تو ہر ایک کو موقع ملتا ہے .... کہ اس سے فایدہ اٹھائے۔ اور پھر اس طرح وہی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اب تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے .... جیسے بزرگ اور معزز دوست سے بھی قیمت پیشگی وصول کئے بغیر اخبار جاری نہیں کیا۔ تو دوسروں کو جرأت نہ ہوگی کہ اخبار بغیر قیمت دئے جاری کرائیں

مجھے آپ کے محبت نامہ میں دو باتیں سمجھ نہیں آئیں۔ اوّل۔ آپ کہنا نہیں چاہتے کہ اخبار بند کیا جائے۔ اور پھر کہہ بھی دیا۔

دوم۔ آپ اخبار بدر کے عاشق ہیں اور پھر ہزار دو ہزار دفعہ بند ہو جائے۔ آپ کو پرواہ نہیں۔ کہہ بھی لیں اور پھر محبت جتلانا کہ ہم کہہ نہیں سکتے۔ عاشق اور ہزار دو ہزار دفعہ بند کرنے کو طیار۔ العجب ثم العجب +

عاشق تو وہ ہے جو جان دیدے۔ یہ تو خدمت مالی ہے۔ وہ بھی قیمت۔ بلکہ حق الخدمت۔ بلکہ بقایا۔ پھر اس پر دریغ کیوں۔ ہم تو یہ امید رکھتے تھے کہ آپ بند کا نام سن کر نہ صرف بقایا اور سال حال کی قیمت بلکہ اگلے سال کی قیمت بھی پیشگی ارسال فرمادیں گے مگر یہاں تو عشق کے معنے ہی کچھ اور نکلے۔

سچ یہ ہے کہ اس معاملہ میں قصور آپ کا نہیں بلکہ ہمارا ہے۔ ہم نے بھی ایک بدر کی عاشقی کا دعوے کیا تھا۔ جیسے ہم اپنے عشق میں ناقص نکلے ویسے ہی آگے ہم کو عاشق ملے۔ پر ہمارا بدر تھا بڑا عیار وہ ایسا بھولا نہ تھا کہ خالی وعدہ پر ادھار دے دیتا۔ اور سال دو سال گذرنے کے بعد دو ہزار دفعہ کی بندی کے کلمے سنتا۔ اُس نے تو پہلے ہی بندی چاہی بلکہ بندگی مانگی۔ تو اپنا سب کچھ بیچ اور فقیروں کو دے اور میرے پیچھے چل۔ بعض تو بڑی ہمتوں والے تھے۔ انہوں نے سنا اور مانا اور کر دکھایا۔ اور یار کے پیچھے ہوئے۔ یار بھی ایسا باوفا نکلا کہ جو سب سے بڑھ کر پیچھے چلنے والا تھا اسی کو اپنے پیچھے اپنی جگہ پر بٹھا گیا۔ اور حسب مراتب باقیوں کو بھی جگہ دے گیا۔ مگر جو ہم جیسے لہو لگا شہیدوں میں داخل ہونا چاہتے تھے ویسے ہی رہ گئے بلکہ دو ہزار اور سننے کے لائق بن گئے۔ لہو کے ساتھ لعب میں پڑ گئے۔ عشق کو بچوں کی کھیل سمجھا تھا سو کھلونا مل گیا چلو کھیلتے رہو۔ اچھا اے پیارے ہمیں خبر نہ تھی کہ تو اتنی جلد ہمیں چھوڑ جائیگا۔ ورنہ ہم بھی اپنا کام بنا لیتے۔ ہم تو بے فکروں کی طرح پھرتے تھے اور رات دن تیرے چہرے کے دیکھ لینے کی خوشی میں مست رہتے تھے۔ ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ چاند بھی چھپ جائیگا۔ ورنہ زمین پر کیوں پڑے رہتے۔ اڑ کر آسمان کے تارے جا بنتے۔ بلکہ سیارے ہو کر تیرے ساتھ آسمانوں میں گردش لگاتے۔ اور کبھی تیرا پیچھا نہ چھوڑتے۔ مگر تقدیر کے لکھے کو کون مٹائے۔ قسمت میں یونہی تھا۔ کہ تو چلا جائے۔ اور ہم تیم رہ جائیں۔ اچھا! پیارے جا تجھے جنت کی روشیں مبارک ہوں تو اپنے یار کے پاس جا پہنچا۔ تو اُس کا وفادار دوست تھا سو اُس کے وصال کا مزہ تو نے پایا۔ خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں تجھ پر ہزار در ہزار۔

بات کیا تھی اور میں کہاں چلا گیا۔ الغرض جیسے ہم عاشق تھے ویسے ہی ہم کو آگے عاشق ملے۔ ارما است کہ برماست

امید ہے کہ آپ اس خط کی لمبائی کو معاف فرمائینگے۔ میری عادت نہیں کہ اخباری کاروبار میں ایسے لمبے لمبے خط لکھوں بلکہ مختصر بھی نہیں لکھتا اتنی فرصت کہاں۔ تمام کام محرر یا اکمل صاحب کرتے ہیں میں خالی دستخط کرتا ہوں۔ وہ بھی کبھی پڑھ کر کبھی بغیر پڑھے۔ آپ کا کارڈ میں نے اپنے پاس رکھ لیا تھا محرر کے سپرد نہیں کیا۔ اس واسطے یہ بھی میرا ہی قصور ہے کہ آپ کو اتنا لمبا خط لکھنا پڑا۔ ....

خادم محمد صادق۔ قادیان

۸ ر اکتوبر ۱۹۰۸ء

بیعت اور اُس کی ضرورت

(ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے بیعت کے متعلق چند سوال کئے ہیں۔ اور جواب بحوالۂ قرآن مجید وحدیث طلب کئے ہیں۔

۱۔ بیعت فرض ہے یا نہیں۔ جو بیعت قرآن مجید میں مذکور ہے وہ ایک خاص موقع اور غرض کیلئے تھی تو کیا اس کے بعد بھی فرضیّت باقی رہتی ہے؟

۲۔ چونکہ بعض صحابہؓ نے واقعہ مذکورہ کے بعد بھی بیعت کی تھی لہذا اسکو مسنون تو کہا جا سکتا ہے لیکن رسول اللہ صلعم کے بعد ایسے کون بزرگ ہیں جنکی بیعت کیجائے۔ اور اُس کو قابل سمجھنے کی کیا دلیل ہے؟

۳۔ جب بیعت اوامر و نواہی کی نسبت ایک اقرار ہے تو اگر کوئی اپنے دل یا کسی دوست سے یہ اقرار کرے تو کیا اس سے یہ ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔

۴۔ پیری مریدی کے جو مشہور سلسلے چلے آتے ہیں کیا ان کے سوا کوئی اور سلسلہ شروع نہیں ہو سکتا؟

۵۔ کیا بیعت کا کوئی خاص روحانی اثر بھی پڑتا ہے۔ یا مرید کی اپنی کوشش ہی سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ اگر اپنی ہی کوشش درکار ہے تو قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہی کیوں نہ کافی سمجھا جاوے۔ بیعت کی پھر ضرورت ہی کیا ہے؟

الجواب

نمبروار جواب شروع کرنے سے پہلے میں بیعت کے متعلق چند ضروری باتیں لکھتا ہوں۔ جن سے سوالات کے حل میں مدد ملتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے صحابہؓ سے بیعت لی تھی۔ اور آپ کو حکم تھا کہ مومن عورتوں سے بھی بیعت لیں۔ پھر من خلفاء راشدین کی نسبت آنحضرتؐ نے فرمایا ہوا ہے کہ علیکم بسنتی وسنة خلفاء الراشدین المهديين۔ نبی کریمؐ کے بعد انہوں نے بیعت لی اور جنہوں نے بیعت سے انکار کیا ان کو باوجود کلمہ گو اور قرآن مجید اور نبی کریمؐ پر ایمان رکھنے اور نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے والا ہونے کے واجب القتل سمجھا اور جنکی نسبت خداوند کریم نے والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی اللہ عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدين فيها ابدًا ذالك الفوز العظيم فرمایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم کے بعد اُن خلفاء کی بیعت کی ہے۔ پھر جن مومنین کی نسبت نبی کریم نے انتم شهداء اللہ فی الارض فرمایا ہے (اور فرمایا ہر کہ جس کے لئے وہ بہتری کی شہادت دیں وہ ضرور جنتی ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے) انکی متفقہ شہادت سے جو لوگ صلحاء امت تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور خداوند کریم جس طرح اپنے انبیاء کے منجانب اللہ ہونیکی شہادت اپنی تائیدات اور آیات (نشانات) کے ساتھ دیتا ہے (جسکو قرآن مجید میں وکفی باللہ شهيدا کیساتھ بیان فرمایا ہے) اسی طرح اس خدائے ذوالجلال نے تائیدات و آیات (کرامات) کے ساتھ انکی صلاحیت اور راستبازی کی شہادت دی ہے ان کی نسبت تواتر کی گواہی موجود ہے کہ وہ بھی بیعت کرتے اور لیتے رہے ہیں۔

پھر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور عقل درآمد اور واقعات صحیحہ سے ثابت ہے کہ بیعت کے اغراض جن کے لئے بیعت لی جاتی رہی ہے یہ ہیں۔ اول اس لئے تاکہ قوم میں وہ سچی وحدت پیدا ہو جائے جس پر سعادت دارین کا دارومدار ہے۔ انسان جب باتیں بنانے لگتا تو ہزاروں فرضی احتمالات پیش کر دیتا ہے لیکن یہ ناکام بدبختوں کی راہ ہے پر جو سعید کامیاب ہونے والے ہوتے ہیں وہ صراط الذين انعمت عليهم کے مطابق اپنے کاموں کی بنا ان صحیح ثابت واقعات پر رکھتے ہیں کہ جنکے ثبوت اور ترتب نتائج مطلوبہ میں کسی طرح کا تذبذب اور تزلزل واقع نہیں ہوتا۔ انسانی نسل کی بہت سی قومیں ہیں اور وہ دینی اور دنیوی سعادت کے مختلف مدارج پر نظر آرہی ہیں لیکن تاریخی نظر سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر سب کی سب نہیں تو اکثر ان میں سے اپنے اپنے وقت میں دینی یا دنیوی سعادت کے بلند مینار پر کھڑے ہوئی ہیں جیسا کہ تلك الايام نداولها بين الناس وغیرہ آیات بینات سے بھی اسکا پتہ چلتا ہے۔ پر ان میں سے جسکی سعادت کی بنا دریافت کرو تو بجز سچی وحدت کے اور کچھ نہ ہوگی اور پھر اس وحدت کی کامیابی پر مفید ترین اکسیر کا نسخہ دریافت کرو تو بجز اُس کے اور کچھ نہ پاؤگے کہ اس قوم نے شہادت الٰہیہ اور تجارب صادقہ اور واقعات صحیحہ کی شہادت سے ایک شخص کو ایسا یقین کیا کہ یہ دینی یا دنیوی سعادت تک اپنے متبعین کو پہنچا سکتا ہے اور اس کے سچے اتباع سے قوم کی مشترکہ غرض حاصل ہو سکتی ہے تب انہوں نے سچی نیت سے اسکے ساتھ کو اختیار کیا اور اس سے۔ خلوص نیت سے یہ عہد کیا کہ ہم تمہارے ہر ایک حکم کی سچی اتباع کرینگے اور اپنے ارادوں کو بالکل تمہارے ارادے کے تابع کر دینگے اور مال و جان تک تیرے حکم پر صرف کرنے سے دریغ نہ کرینگے تب وہ کثیر التعداد لوگ باوجود ہزاروں اختلافوں کے اس امر میں بمنزلہ شخص واحد کے ہو جاتے ہیں کیونکہ سب کے سب اپنے اپنے مذاہب اور طرز عمل اور راؤں کو ترک کر کے اس شخص کے مذہب اور رائے کے مظہر ہو جاتے ہیں جسکی نسبت اعتقاد مذکور کی بنا پر سچی اتباع کا عزم اور وعدہ کر چکے ہیں اور پھر اسکی اتباع میں متفقہ کوششوں سے قومی سعادت دینی اور دنیوی حاصل ہوتی رہی ہے۔ ہاں یہ فرق ہوتا ہے کہ کبھی دونوں سعادتوں کا ذریعہ ایک شخص ہوتا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ اور ہمارے سید و مولیٰ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کبھی خالص دینی سعادت کا ذریعہ مستقل طور پر ہوتا ہے جیسے حضرت مسیحؑ اور کبھی خالص دنیوی سعادت کا ذریعہ ہوتا ہے جیسے وہ لوگ جنہوں نے قومی سلطنتیں قائم کیں

یا قائم رکھی ہیں - اور سنۃ اللہ پر نظر کرنے سے یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قومی سعادتوں کا مدار اس وحدت پر ہے اور اس وحدت کی بانی بیعت ہے اگرچہ قوموں کے عمل در آمد کے لحاظ سے انکی بیعتوں کے طریق اور کلمات جدا جدا بھی ہوں - دوم؀۲ اس لئے کہ مذہبی اختلاف اور ایمانی کمزوری دینی کوشش کے قدم کو سب سے زیادہ کمزور کرنیوالی چیزیں ہیں پر جب ایک انسان کی نسبت الٰہی شہادت اس امر کو ثابت کر دیتی ہے کہ خدا اس سے راضی ہے تو ایک نادان سے نادان آدمی بھی اس سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ خدا کو اس کا ایمان اس کا عمل اس کا کلام بلکہ اس کی ہر ایک ادا اور ہر ایک حالت پسند ہے تب ہی تو وہ اس سے راضی ہے اور اُس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کو اپنے بعض غیبوں پر مطلع کرتا ہے اور تائید و نصرت کرتا ہے تو جب اُس کو یہ یقین حاصل ہو جاتا ہے اور مذہب نام ہی ایسے ایمان اور اعمال و اخلاق کا ہے جنکو خدا پسند کرے تو وہ علے البصیرۃ اور یقین کامل کے ساتھ اس ایمان اور طرز عمل کو اپنے لئے چاہتا ہے اور وہ سب اختلافات کہ جنمیں سے ایک کا بھی ہزاروں استدلالوں اور سیکڑوں تحقیقوں اور مباحثوں سے فیصلہ نہ ہوتا تھا اب سوائے کسی طرح تذبذب کے سب کے سب یک قلم رفع ہو جاتے ہیں - اور وہ ایمان جو ہزاروں طرح کے وسواسوں اور شکوں سے تزلزل میں تھا - اب ایک مشہود و محسوس کی مانند راسخ اور مستحکم ہو جاتا ہے - اور کونوا مع الصادقین - میں بھی اسی طرف اشارہ ہے - سوم؀۳ اس لئے کہ تا اس وعدہ کی اس قدر عظمت اس کے دل پر ہو کہ اس سے بڑھ کر اور متصور نہ ہوتا ہو کہ یہ عظمت اس کے پورا کرنے اور اس پر قائم رہنے کی موجب اور اس کے نقض سے مانع ہو - اور یہ اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ امام بخاریؒ نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان اللہ تعالیٰ قال من عادیٰ لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الیّ عبدی بشیٔ احب

الیّ مما افترضتہ علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتیٰ احبّہٗ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ - " یعنی خداوند کریم فرماتا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ مَیں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب مَیں اس سے محبت کرتا ہوں تو پھر مَیں اسکے وہ کان ہو جاتا ہوں جنکے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اسکا وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اُس کا وہ پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں ضرور اُسکو دیتا ہوں اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اُس کو پناہ دیتا ہوں" تو جب شہادت اللہ کے ساتھ کسی کو کوئی خدا کا راستباز اور مقرب بندہ یقین کر لیتا ہے تو اس [illegible] حدیث صحیح کے مطابق اسکے ہاتھ کو وہ اللہ کا ہاتھ یقین کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ زید بکر کا ہاتھ اور وہ ہاتھ جو کہ گویا خدائے ذوالجلال کا ہاتھ ہے برابر نہیں ہو سکتے پس جب ایسے معظم مکرم ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو اُس سے بڑھ کر کسی دوسرے عہد کی عظمت اس کے نزدیک کیا بلکہ اُس کے قریب قریب بھی ہرگز نہیں ہو سکتی - اسی بات کی طرف خداوند کریم نے اس آیت کریمہ میں اشارہ فرمایا ہے کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علےٰ نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیعطیہ اجراً عظیماً (بے شک جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں (لہذا تیرے ہاتھ کے بجائے) اللہ کا ہاتھ اسکے ہاتھوں پر ہے - پس جو اُس کو توڑیگا اس کا ضرر اس کی جان پر ہے - اور جو اسکو پورا کریگا جو کہ اُس نے (گویا) اللہ کے ساتھ عہد کیا ہے تو ضرور ہی اللہ اُسکو عظیم الشان اجر دیگا) چہارم؀۴ اُس

لئے کہ اس بیعت میں ایک خاص برکت اور اثر ہوتا ہے جیسا کہ ید اللہ سے اور دیگر واقعات سے ثابت ہے) پنجم؀۵ اس لئے کہ سورہ ممتحنہ میں بیعت کی نسبت آیا ہے - فبایعھن واستغفر لھن ان اللہ غفور الرحیم ۝ (ان عورتوں کی بیعت لو - اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے) اور دوسرے مقام پر خداوند کریم نے اُس استغفار کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے جہاں پر فرمایا ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما - (جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر وہ تیرے پاس آجاتے پھر اللہ سے مغفرت چاہتے اور رسول بھی انکے لئے مغفرت کی دعا کرتا تو ضرور ہی اللہ کو (بخشنے والا کیا بلکہ) رحمت کے ساتھ توجہ کرنیوالا اور مہربان پاتے) اور یہ خیال کرنا (کہ رسول ہی کی ایسی استغفار قبولیت رکھتی ہے پس یہ رسول کے ساتھ خاص ہے) بعینہٖ ایسا ہی ہے جیسا کہ ان لوگوں کا خیال جو کہ نبی کریم کی وفات پر یہ خیال کر کے زکوٰۃ روک بیٹھے تھے کہ زکوٰۃ کے بارہ میں خداوند کریم نے فرمایا ہوا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم وصل علیھم ان صلاتک سکن لھم (تو ان کے مالوں سے صدقہ لے کر ان کو پاک اور منزکی بنا اور انکے لئے رحمت کی دعا کر کیونکہ تیری دعا انکے لئے تسلی بخش ہے) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ دعاء رسول اللہ کے لئے دی جاتی تھی اب چونکہ نہ رسول ہے اور نہ دعاء رسول لہذا زکوٰۃ بھی اب نہیں - اور اس خیال کے باعث پہلے حضرت ابوبکر نے ان کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا اور پھر تحقیق کے بعد سب صحابہ اور سابقون الاولون من المہاجرین والانصار نے اس فتوے پر اتفاق اور اجماع کیا پس جس طرح ان مانعین کا تخصیص دعاء بالرسول کا خیال غلط تھا اسی طرح یہ خیال بھی غلط ہے کہ دعاء استغفار عند البیعت اور اس کی قبولیت کا وعدہ رسول سے مخصوص ہے بلکہ جس طرح پہلی دعاء رسول کے ان جانشینوں کے لئے شامل اور عام ہے جنکو شہادت اللہ رسولؐ کا جانشین اور خلیفہ قرار دے اسی طرح

دعا و استغفار عند البیعت بھی رسولؐ اور اس کے سچے جانشین اور خلفاء کو بھی شامل ہے جن کے لئے شہادت اللہ یہ منصب ثابت کرے۔ تتمہ یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ سارے انبیاء ایسے نہیں کہ دنیوی سلطنت بھی ان کو ملی ہو۔ پر ہمارے سید الرسل دینی اور دنیوی سلطنت کے جامع تھے لیکن آپ چونکہ مثیل موسیٰ اور جامع کمالات سب انبیاء تھے لہٰذا ضروری تھا کہ جس طرح پہلے انبیاء اور خلفاء موسیٰ میں دونوں قسم کے ہوئے ہیں حضورؐ کے خلفاء بھی دونوں قسم کے ہوں چنانچہ بعض خلفاء دینی اور دنیوی دونوں خلافتیں رکھتے تھے اور بعض خالی دینی اور بعض خالی دنیوی خلافت رکھتے تھے چنانچہ احادیث میں کثرت کے ساتھ آیا ہے کہ بارہ۱۲ امام ہونگے اور بعض میں آیا ہے کہ قریش میں سے بارہ خلیفے ہونگے۔ پس شیعوں کی چالاکی نے بارہ امام تو سب قریش کو محروم کر کے خاص بنی فاطمہ ہی میں سے مقرر کر لئے۔ اور باوجودیکہ قریش بادشاہ بہت کثرت سے ہوئے پر ان کی ظاہری حکومت کے باعث یہ نہ مانا کہ بارہ۱۲ خلفاء کے مصداق خلفاء عباسیہ وغیرہم ہوئے ہیں اور بارہ۱۲ کے عدد کا بعض کو تو خیال ہی نہیں آیا پر جنکو آیا انہوں نے نہایت ضعیف اور دور از قیاس تاویلوں سے کام لیا حالانکہ اگر وہ سوچتے حقیقت کچھ اور ہی تھی اور وہ یہ ہے کہ جب نبی کریم مثیل موسیٰؑ تھے اور حضرت کے بعد چودھویں صدی میں ... آخری خلیفہ حضرت مسیح آئے تھے جنہوں نے اسرائیلی خلافت کو ختم کیا تھا اور چونکہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے لہٰذا وہ خود بھی اسرائیلی نہ تھے تو پھر اسی طرح لازم تھا کہ نبی کریم نے جس اپنے خلیفہ مسیح کی خبر دی ہے وہ بھی چودھویں صدی کا امام ہو اور خود قریشی نہ ہو اور قریشی خلافت کا ختم کرنے والا ہو۔ اور نبی کریم کی حدیث میں آیا ہے کہ اللہ ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک مجدد بھیجیگا جو دین کی تجدید کریگا۔ اب اگر نبی کریم کی صدی اور مسیح موعود کی چودھویں صدی کو چودہ صدیوں سے نکال لیویں تو باقی ۱۲ صدیاں رہتی ہیں ... جنکے بارہ مجدد ۱۲ امام اور بارہ خلیفے قریش سے ہوئے۔ اور جس طرح یہ تعداد اسکی شاہد ہے اسی طرح یہ بات بھی اس کے حق ہونے کی شاہد ہے اسی طرح یہ بات بھی اسکے حق ہونیکی شاہد ہے کہ قدرت نے ایسا ہی کیا ہے کہ درمیانی بارہ صدیوں کے جو مجدد تسلیم ہوئے ہیں وہ سب قریشی النسب ہیں اس تمہید میں آپکے سب سوالوں کے جواب پورے پورے آ چکے ہیں لیکن ان کے چسپاں کرنیکے خیال سے مختصر اور حوالہ کے طور پر کچھ لکھ دیتا ہوں۔

سوال ۱ کا جواب یہ ہے کہ جب قرآن مجید و احادیث سے ثابت ہے کہ سید الرسل نے مردوں اور عورتوں سے بیعت لی اور بعض وقت مکرر بھی لی اور لا یعصینک فی معروف میں بھی لی جنکی سنت کا اتباع لازم ہے پھر انہوں نے بالاتفاق السابقون الاولون من المہاجرین والانصار نے لی اور بعض نے لی جن سے خدا راضی ہے جن کے عقاید اور اعمال اور اخلاق اور اقوال خدا کی مرضی کا مظہر ہیں پھر خیر القرون کے سب مومنین نے لی پھر ان سلف صالحین نے لی اور لی جو کہ مشہود علیہم بالخیر ہیں پھر اسی پر بس نہیں بلکہ بالاتفاق صحابہؓ والتابعین منکر بیعت کا حکم قتال جائز رکھا گیا اور پھر اس کے فوائد اور اغراض بھی وہ ہیں جو اوپر مذکور ہیں اور جن کے ضروری ہونے میں کسی طرح شک نہیں ہو سکتا ہے اور باوجود ان سب امور کے کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ بیعت آنحضرت سے مخصوص تھی اور کہ آنحضرت کا بیعت لینا ایک غرض کے لئے تھا۔

سوال ۲ کا جواب یہ ہے بیعت کرنی چاہیئے رسول اور مامور من اللہ کی یا ان کے ان خلفاء کی جنکی نسبت خداوند کریم نے سورۂ نور کے اندر خود فرمایا ہے کہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الخ اور جس طرح رسول اور اس کے خلفاء کی شناخت شہادت اللہ سے ہوتی ہے جیسا فرمایا۔ وارسلناک للناس رسولا وکفیٰ باللہ شہیدا اسی طرح اسکے سب ماموروں اور ان کے خلفاء کی شناخت بھی شہادت اللہ ہی سے ہوتی ہے

سوال ۳ کا جواب یہ ہے کہ اپنے دل یا کسی دوست سے اقرار کرنے میں وہ اغراض و فوائد ضروریہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے جو کہ بیعت سے حاصل ہوتے ہیں اسی وجہ سے نہ قرآن مجید نے ان کو کافی قرار دیا بلکہ فرمایا یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یأتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم۝ اور نہ آنحضرتؐ اور نہ خلفاء راشدین اور سابقون اولون مہاجرین والانصار نے اور نہ ان کے متبعین باحسان نے اور خیر القرون والوں نے اور نہ سلف صالحین نے ان کو کافی سمجھا۔ پس جس طرح اس کے مختص بالرسول ہونے یا کسی خاص واقعہ یا ضرورت پر اس کو محصور کرنے کا خیال غلط اور دینی ناواقفی اور فوائد بیعت کے نہ جاننے پر مبنی تھا۔ اسی طرح دل یا دوست کے ساتھ اقرار کرنے کو کافی اور بیعت کو غیر ضروری خیال کرنا بھی صریح غلط اور دینی جہالت پر مبنی ہے۔

سوال ۴ کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ محض جاہلانہ بلکہ یہودیانہ خیال ہے۔ کہ جس کا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں کوئی ثبوت نہیں۔ یہود کہتے تھے کہ نبی ہمیشہ ہم میں سے ہی ہوگا۔ اور کسی دوسری قوم سے ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت صلعم کی نبوت سے ان کے انکار کرنے کا بڑا باعث یہی تھا۔ جس کو قرآن مجید نے بغیا ان ینزل اللہ من فضلہ علیٰ من یشاء من عبادہ وغیرہ آیات بیّنات کے ساتھ رد کیا ہے اور یہ خیال مذکور والے لوگ بھی ٹھیک ایسی ہی آیتوں کے مصداق ہیں۔ جو کہ خدا کی رحمت اور فضل کو خدائی وعدہ کے سواء محض امانی کے طور پر کسی خاص گروہ پر بند کرتے ہیں۔ جس کا ان کو حق حاصل نہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیحؑ کے آنے پر یہودیوں کی سب گدیاں بجائے قابل بیعت اور موجب فیض مفید ہونے کے مورد عتاب اور غضب الٰہی ہو گئیں تھیں۔ کیونکہ انہوں نے نہ خود ہی خدا کے مسیح کا انکار اور خلاف کیا تھا۔ بلکہ دوسری مخلوق کے انکار اور خلاف و شقاق کا بڑا بھاری ذریعہ بھی وہ یا ان کے علماء ہی تھے۔ اسی طرح جب خدا کا موعود محمدی مسیحؑ خدا کے بتائے ہوئے وقت پر خدا کی ہزاروں

ستشہادتوں کے ساتھ آگیا اور خداوند کریم نے علاوہ مسیح موعودؑ کی متعلقہ سب سچی پیشگوئیوں کو اس پر صادق کرنے کے وہ سب ثبوت کیفیت کمیت۔ نوعیت کے لحاظ سے اُس کے لئے دیئے۔ جو کہ اولوالعزم رسولوں کے لئے اُس نے دیئے۔ اور پھر بھی ان سجادہ نشینوں نے خدا کے مسیحؑ کا دامن نہ پکڑا۔ بلکہ انکار اور شقاق پر تلے رہے اور دوسری مخلوق کے لئے انکار و خلاف کا موجب ہوئے تو یہ بھی مورد غضب الٰہی ہو گئے اور یقیناً اور قطعاً بیعت کے قابل نہیں رہے۔ اور اس حالت میں کبھی بھی ممکن نہیں کہ شہادت ان کے شامل حال ہو۔ بلکہ ضرور ان کے برخلاف ہوگی۔

سوال ۵ کا جواب یہ ہے۔ میں نے پہلے قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کر دیا ہے کہ اس کا روحانی اثر بھی ہوتا ہے اور روحانی اثر کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے اہم اور ضروری امر اس پر مترتب ہوتے ہیں جن میں سے چار تو میں نے پہلے بیان کر دیئے ہیں۔ اور کسی کو اس کے فوائد سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اجمالی رنگ سے اس قدر تو سوچ سکتا ہے۔ کہ اگر یہ بالکل بے فائدہ چیز تھی۔ تو خداوند کریم نے **فبایعھن** کا حکم کیوں فرمایا۔ اور **ید اللہ فوق ایدیھم** کا اظہار کیوں کیا۔ اور پھر باوجود **والذین ھم عن اللغو معرضون** کے ہوتے ہوئے خود آنحضرت صلعم نے اور خلفاء راشدین اور سابقون الاولون اور قرون ثلثہ والوں اور سلف صالحین نے ایک لغو اور بے فائدہ فعل بالاتفاق کیوں کیا۔ اور باوجود اس کے پھر بھی اگر کسی کے خیال میں یہ لغو حرکت ہے۔ تو پھر ایسے لغو اور سودائی دماغ کے لئے کوئی چیز بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ لیکن باوجود ان فوائد کے پھر بھی عملی کوشش کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ جس طرح کہ نبی رسول علی کے لئے باوجود نبی۔ رسول۔ ولی ہو جانے کے پھر بھی عمل کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

فقط والسلام۔

(بحکم حضرت سیدنا و مولانا خلیفۃ المسیح علیہما السلام)

(حررہ محمد سرور عفی اللہ عنہ)

براہین احمدیہ از حد رعایتی قیمت پر صفحہ آخر ملاحظہ فرماؤ۔

امتحان

خط جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب متعلق امتحانات دینیات

اخبار میں شائع کر دیں۔ تا اس کے متعلق دیگر احباب بھی اپنی رائے سے مشکور فرماویں حضرت سیدی و مولائی حجتہ اللہ خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ اس وقت اخبار الحکم میرے سامنے ہے۔ میں نے جناب کی خواہش کے متعلقہ اشتہار مفید الاخبار حضرت اقدسؑ کو بڑی مسرت سے پڑھا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ عاجز تو امتحان دینے کے لئے جب یہ اشتہار نکلا تھا اس وقت بھی تیار تھا۔ اور آرزو تھی کہ اس قسم کا امتحان ہو مگر اس وقت امتحان کا اعلان نہ ہوا۔ غالباً اس میں یہ سر تھا کہ اس مبارک کام کی تکمیل حضور کے ہاتھ سے ہو اس کے متعلق چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔ اگر جناب کو پسند نہ ہو تو ان کے مطابق یا کچھ ترمیم کر کے امتحان لیا جاوے۔

۱۔ سلسلہ حقہ کے متعلق دلایل اور براہین اور سلسلہ پر اعتراضات کا جواب اور دوسرے مذاہب کے متعلق صرف چند ماہ کے بعد یا سال میں ایک دفعہ امتحان لینا موزون نہ ہوگا۔ بلکہ تین یا چار سال میں اس امتحانوں کے سلسلے کو ختم کرنا چاہیئے۔

۲۔ امتحان سال میں ایک دفعہ ہونا چاہیئے۔ اور ہر امتحان کے لئے کتب نامزد ہونی چاہیئں۔ جس میں سے سوال دیئے جاویں گے۔

۳۔ امتحان اس ترتیب سے لئے جاویں جیسے کہ حضرت اقدسؑ کے دعوے کے متعلق دلایل اور براہین قویہ قطعیہ جو اللہ تعالے نے ظاہر فرمائے ہیں۔ جس میں مسایل مفصلہ ذیل ہوں۔

ا۔ مسئلہ وفات مسیح۔ ب۔ آیات و علامات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود۔ ج۔ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے متعلق آیات و نشانات۔ د۔ مرزا صاحب کی تعلیم۔ ہ۔ مرزا صاحب کی کرامات و معجزات وغیرہ۔ و۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب میرے خیال میں مذکورہ بالا امور کے متعلق مفصلہ ذیل کتب کافی ہونگی۔

ازالہ ادہام۔ آئینہ کمالات اسلام۔ حقیقت الوحی عسل مصفّے۔ کشتی نوح۔ الوصیت۔ تقریر خلیفۃ المسیح متعلقہ اعتراضات بر وفات مسیح موعود۔

۲۔ دسمبر ۱۹۰۹ء رد مذاہب نصاریٰ و آریہ کے متعلق امتحان ہو۔ جس میں مسایل مفصلہ ذیل ہیں۔ رد الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ تثلیث۔ تحریف انجیل۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ تناسخ۔ مسئلہ صفات باری تعالیٰ۔ نیوگ۔ وید اور قرآن کا مقابلہ۔ قدامت وید مفصلہ ذیل کتب اس کے لئے کافی ہوں گی:۔

جنگ مقدس۔ آریہ دھرم۔ سرمہ چشم آریہ۔ شحنہ حق۔ نور الدین چشمہ معرفت۔ رد تناسخ مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح۔

۳۔ دسمبر ۱۹۱۰ء۔ دین اسلام کی حقانیت پر دلائل اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب۔ اس میں مفصلہ ذیل مسائل ہوں ؀

الف۔ ثبوت نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
ب۔ مختصر سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
ج۔ پنج ارکان اسلام اور اُن کی فلاسفی۔
د۔ قرآن مجید کی کتاب منجانب اللہ ہونے کا ثبوت۔
ہ۔ الہام اور وحی کی کتاب۔
و۔ اسلام کے امتیازی نشان۔
ز۔ اسلام و بانئے اسلام پر اعتراضات کا جواب۔ اس کے متعلق مفصلہ ذیل کتب ضروری ہوں گی۔

براہین احمدیہ۔ فصل الخطاب۔ نور الدین۔ تصدیق براہین احمدیہ۔ جنگ مقدس۔ چشمہ معرفت۔ حقیقۃ الوحی۔

۴۔ دسمبر ۱۹۱۱ء میں تمام قرآن مجید کا امتحان ہو۔

۵۔ دسمبر ۱۹۱۲ء میں تمام صحیح بخاری میں امتحان ہو۔

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اکثر مقامات میں قرآن مجید اور صحیح بخاری کا درس شروع ہو گیا ہے۔ چوتھے سال میں قرآن مجید اور پانچویں سال میں صحیح بخاری ضرور ہے کہ خدا کے فضل سے ختم کر لیں۔ اور اگر امتحان کی تیاری کا خیال ہوگا۔ تو محنت اور غور سے پڑھیں گے۔ اس کے علاوہ جن مقامات میں درس جاری نہیں ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی جاری ہو جاویں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے حکم سے بذریعہ اخبار اعلان کر دیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب بہت جلد اس کے متعلق اپنی رائے سے مشکور فرماویں گے۔ والسلام۔

خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری
۲۳ ستمبر ۱۹۰۸ء

متفرق خبریں

پنڈت دولت رام نام ایک اریہ اپدیشک جہانسی میں گرفتار ہوا- الزام مفسدانہ وعظ کا ہے -

مسٹر تلک کیلئے جیلخانہ پونا سے ایک برہمن باورچی منڈالے جیل کو بھیجا گیا ہے- بحکم سرکار ہندو کالج تناولی کے ٹیچر لوکنا تھ آئرکو ۵ سال قید ۲۰۰ جرمانہ ہوا- اپیل کی گئی ہے -

علیگڑھ کے کالج کے طلبہ کو پولٹیکل امور پر بحث کرنیکی اجازت دی گئی تھی - وہ منسوخ کردی گئی ہے -

متصل سکندر آباد ایک مسافر ٹرین پٹری سے اتر گئی دونوں گارڈ مع ڈرائیور سخت مجروح

بمبئی کے مقدمہ دیوالہ میں ڈی جی سہراب جی ٹالالی کو دو جرموں کے لئے ۹-۹ ماہ قید ہوئی ہے ۳½ لاکھ کی رقم غبن کی- کاغذات تلف کئے ۲۲½ لاکھ روپیہ کا دیوالہ تھا-

ٹرکی جزیرہ کریٹ کے باشندے بھی سرکش ہوگئے وہ یونان کے ماتحتی پر آمادہ ہوگئے

صوبجات بوسینہ وہرزگوینہ کے الحاق کے باضابطہ اعلان شہنشاہ آسٹریا نے نافذ کئے دونوں صوبوں کو پارلیمنٹ (ڈائٹ) کی رعایت دیجائیگی- حکومت خود اختیاری سپرد کرینگے- بعوض اُن دونوں صوبوں کے صوبہ نوذی بازار بحق ٹرکی کے خالی اور واپس کیاجاویگا-

آسٹریا نے دونوں صوبوں کے باشندوں کے نام اعلان نافذ کیا جسمیں اُنکی دلجوئی کی گئی ہے - ٹرکی بالفعل خاموش ہے- دونوں صوبوں کو تاکید ہے کہ گھبرائیں نہیں انتظار کریں- ٹرکی کی رعایا امید کرتی ہے کہ انگلستان کی حمایت اس موقعہ پر آسٹریا کو بخوبی باز رکھیگی

ممانعت:

کلکتہ گزٹ میں پولس کمشنر کی جانب سے اعلان ہوا ہے- کہ ۱۶-اکتوبر سے کوئی شخص شاہراہ عام یا دیگر پبلک مقامات پر لاٹھی یا کوئی دوسرا آلہ ضرب نہ لے جائے

مقدمہ جعل سازی

اٹاوہ کے مشہور مقدمہ جعل سازی کا ملزم خلیل اللہ جو عرصہ سے روپوش تھا وہ اپنے وطن دیگول متصل اٹاوہ میں گرفتار ہوگیا ہے - اور اسکا مقدمہ ۱۵- اکتوبر کو پیش ہونے والا ہے -

طوفان

حیدرآباد دکن میں طغیانی سے اتلاف جان کا تخمینہ ایک لاکھ اور ۵۰ ہزار کے درمیان ہے اور ۳ کروڑ کی مالیت کی جائداد کا نقصان -

مس ٹیلر کے قتل کا مقدمہ

لاہور اور ملتان کے درمیان جو ایک یورپین لڑکی ریل میں قتل ہوئی اس کے متعلق دو یوریشین ملزم گرفتار ہوئے ہیں اور جو اشیاء مقتولہ کی مثل زیورات وغیرہ کے چوری گئی تھیں وہ بھی ایک ملزم کی تحویل سے برآمد ہوئی- ۱۲- اکتوبر کو ہر دو ملزمان مسمیان مونسز اور شولٹم بعدالت مسٹر سینسر ڈسٹرکٹ جج ملتان حاضر کئے گئے -

چیف کورٹ پنجاب

آنریبل رائے بہادر مسٹر پرتول چندر چٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب ۱۴ سال تک ججی کے فرائض نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے ادا کرنیکے بعد ۸ اکتوبر سے پنشن یاب ہوئے- بجائے انکے مسٹر جانسٹن جج مقرر ہوئے ہیں- مگر وہ آجکل رخصت پر ہیں مسٹر جانسٹن کے رخصت سے واپس آنے تک مسٹر ریٹیگن قائمقام جج مقرر ہوئے چیف کورٹ میں ایک آسامی چھٹی عارضی جج کی بھی منظور کی گئی ہے- اس پر آنریبل خان بہادر مسٹر شاہدین بیرسٹر ایٹ لا مقرر کئے گئے ہیں -

شورش بلقان

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں مجلس وزرا کا اجلاس بڑی دیر سے ہو رہا ہے -

بلگیریا نے علاوہ دو میل ریلوے لائن پر قبضہ کرنیکے اپنی خود مختاری کا اعلان کرنیکا ارادہ کیا ہے- اس پر یا بیحالی بلگیریا ہے اور طاقتوں سے اعتراض کریگی- کہ یہ امر عہدنامہ برلن کے خلاف ہے- پرنس فرڈی نینڈ نے سلطان المعظم کو تار دیا ہے کہ میں اپنی قوم کی خواہش سے مجبور ہوں مگر امید ہے کہ ہمارے اور آپکے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہیں گے- ٹرکی کونسل وزرا اس تار کا جواب سوچ رہی ہے- جو غالباً یہ ہوگا کہ بلگیریا خود مختار نہیں ہوسکتا- قسطنطنیہ میں عام لوگ ابھی خاموش ہیں -

صوفیہ سے خبر آئی کہ پندرہ اکتوبر کو ایک اعلان شائع ہوا کہ خود مختاری بلگیریا کا اعلان باشندگان کے دلی منشا کے موافق ہے امید ہے کہ طاقتیں اسکو منظور کرلینگی- مسٹر فرڈی نینڈ اور ان کے وزرا فلپوپلی کو گئے ہیں اور ایک لاکھ فوج کے لام باندھنے کا حکم دیا ہے-

اورنٹیل ریلوے کے قائمقام نے گورنمنٹ بلگیریا کو نوٹس دیا ہے کہ لائن اگر تین دن کے اندر ہمارے حوالہ نہ کی گئی تو ۱۵ ہزار فرانک کا روزانہ کا مطالبہ کیا جائیگا-

سرویہ اور آسٹریا

بلگیریڈ میں آسٹریا کے اس ارادہ پر کہ وہ بوسنیا اور ہرزی گوئنا کو الحاق کرنا چاہتا ہے، اظہار ناراضی کا عام جلسہ منعقد ہوا "آسٹریا پر پل پڑو" نعرے بلند ہوئے اور بہت کچھ جوش ظاہر کیا گیا-

شرقی بنگال ریلوے پر متصل جمپا گمدی- مسافر ٹرین ٹکرا کر رک گئی- سڑک پر عظیم پتھر پڑے تھے-

موٹر کار کے حادثہ سے لارڈ کرزن کو ابتک آرام نہیں ہے اُنکی صحت کی ترقی بہت ہی سست ہے

تجویز ہے کہ ضلع منٹگمری کو قسمت لاہور سے نکالکر قسمت ملتان میں شامل کیا جائے -

ایسے ہی ضلع میانوالی کو قسمت ملتان سے نکالکر قسمت راولپنڈی میں شامل کرینگے -

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

ممیرا مصدقہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وخلیفۃ المسیح۔ قسم اوّل فی تولہ عہ/ قسم دوم سے ۱/ اور سرمہ ممیرا جو خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے سرمہ قسم اوّل عا/ قسم دوم عہ/ قسم سوم عہ/ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ موجود ہے (المشتہر احمد نور کابلی تاجر قادیان)

مفصلہ ذیل کتب دفتر اخبار بدر سے خرید و

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر پشاور ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے قیمت غلامی ۲/ عصمت انبیاء ۵/

در ثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ۔ جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہے۔ مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلایل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۷۶ صفحہ قیمت ۸/ جلد منگوایئے بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف قیمت ۰/

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی فاضل سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ا/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸/

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اسکے لکھتے مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی۔ غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے آیت وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت ۶/

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح بیان بہت عمدہ ہے قیمت رعایتی ۳/

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اُسے نادم کیا ہے۔ قیمت ۹/

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں سات ایسے اصول بتلائے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳/

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کے صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴/

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۰/

کامن احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۰/

لیکچر مہر سنگھ ماسٹر عبد الرحمن کا یہ لیکچر قابل دید ہے۔ جس میں باوا نانک کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۰/

عیسائی مذہب یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ ۰/

لیکچر لاہور حضرت مسیح موعود کا لیکچر جو لاہور میں پہلی دفعہ بارہ ہزار آدمیوں کے مجمع میں ہوا تھا۔

سیر پر ند پروں کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے گئے ہیں۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب۔ قیمت بجائے عہ/ کے عہہ/۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

براہین احمدیہ یعنی نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ در ثمین مجلد منگوا ئینگے انکو بجائے ۸/ کے ۶/ میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھادی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈِمی کاغذ پر نہایت اور اعلےٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد صہ/ مجلد اصلی قیمت صہ/ ۱۲/

رعایتی قیمت ۴۴/ + رعایتی قیمت ۱۶/

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیے ورنہ وی پی نہ ہوگا

رسید زر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء

- ۱۳۲۲ ابو یوسف صاحب عا/
- ۸۲۳ مولوی فضل علی صاحب عا/
- ۱۷۲ بابو گاما خانصاحب للعہ/
- ۱۵۵۹ مظفر احمد صاحب عا/
- ۹۶۲ عبد المجید صاحب عہ/
- ۱۶۱۶ عبد الغنی صاحب ۸ع/
- محمد شریف صاحب عا/
- ۱۰۱۵ [illegible] صاحب ۳عصہ/
- ۲۰۲۱ حفیظ اللہ صاحب عا/
- ۱۸۶۳ محبوب عالم صاحب عا/
- ۱۷۷۰ محمد علی صاحب ۸عا/
- ۱۴۵۸ احمد نور کابلی صاحب عہ/

دوم ستمبر

- غلام حسین صاحب عا/
- ۱۸۸۹ محمد سراج الدین صاحب للعہ/
- ۳ [illegible] عبد الغنی صاحب للعہ/
- سردار خان صاحب عا/
- ۱۲۰ مستری احمد دین عا/